محمد عظیم عظیم شاہ جہاں ابادی

مرثیہ

کہتی تھی ہائے زینب یا مصطفےٰ سنو تم
فریاد بیکسوں کی آکر ذرا سنو تم

پیارا حسین رن میں مارا پڑا سنو تم
جبریل کی زبانی سب ماجرا سنو تم

جنگل میں تشنگی سوں بچے پکارتے ہیں
کوثر کے ساتیوں کو بن پانی مارتے ہیں

نانا تمہارے گھر کو ظالم اجاڑتے ہیں
سب قافلہ حرم کا لوٹا گیا سنو تم

زانو پہ ان کی اصغر بے جان ہو پڑا ہے
عابد سرہانے اس کے روتا ہوا کھڑا ہے

کیا غریب بچہ مائی میں جاگڑا ہے
اللہ کو پکارا اور جی دیا سنو تم

جس وقت ہر مصیبت خیر النسا سنے گی
ابن علی کا لشکر مارا گیا سنے گی

لاچار ہو سفر میں جی کو دیا سنے گی
ڈھونڈھے گی لاش رن میں ہی کس جگہ سنو تم

کہنا گلہ یہ اس نے خنجر کا دکھ سہا ہے
جنگل میں کربلا کے اس کا لہو بہا ہے

چالیس دن حرم سے اپنے جدا رہا ہے
پھر شام کے سفر میں کیا دکھ سہا سنو تم

جب اس غریب سر کوں لے شام سے پھرے ہیں
بیتاب ہو کے رن میں ہاتھوں پہ آ گرے ہیں

شہ کو اٹھا زیں سے تابوت میں دھرے ہیں
وارث کو داں دفن کر مانگی رضا سنو تم

سنہ ۱۲۰۰ھ

www.emarsiya.com